خدا کرے کوئی موسیٰ ادھر بھی آنکلے

کوئی تو طور جلائے بڑا اندھیرا ہے

عزیز اللہ بوہیو کی تفسیر القرآن

کذالک نصرف الآیات

سے اخذ کردہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی تقریر جو اسنے فرعون کے بلائے ہوئے لوئی جرگہ میں کی۔ وہ ہم اپنے فیس بوک کے پیج پر بطور پوسٹ کے قارئین کی خدمت میں شکریہ کے ساتھ رکھ رہے ہیں۔ چانڈیو اعجاز

فرعون کی جانب سے سلطنت مصر کے جو سارے جادو بیان علماء اکٹھے کرکے موسی علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیلیئے بلائے گئے تھے۔ اس موقعہ پر فرعون اور اسکے عمائدین مملکت اور ملک کے سارے علماء کے سامنے جناب موسیٰ علیہ السلام کی جوابی تقریر جس تقریر کو بلاشبہ اٰیت اللہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

مملکت مصر کے فرمانروا فرعون! اور دیگر عمائدین مملکت و علماء کرام!

میں اور میرا بھائی ہارون آپ کی طرف اللہ رب العالمین کی جانب سے قاصد بن کر آئے ہیں میں موسی اللہ کے پیغام میں حق سے ہٹ کر ذرہ برابر بھی کوئی بات نہیں کروں گا وہ اللہ کا پیغام یہ ہے کہ ہمارے ساتھ ہماری قوم بنی اسرائیل کو اپنے وطن میں جاکر بسنے کیلیئے اجازت دیجائے، یہاں مصر میں غلامی کی قید سے ہم اپنی قوم کے لئے آزادی کا مطالبہ کررہے ہیں (7-104)(20-47)(26-16) ہمارا مورث اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام اللہ کی جانب سے دنیا بھر کا شہنشاہ بادشاہ تھا (2-124) اسکے دو بیٹے تھے ایک اسماعیل دوسرا اسحاق۔ ہم بنی اسرائیل اسحاق کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں یعقوب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی جس سے اسے کئی بیٹے تھے یعقوب نے بیوی کی وفات کے بعد دوسری شادی کی جس سے اسے دو بیٹے ہوئے ان میں سے بڑے کا نام یوسف تھا اور یعقوب کو اس سے بڑی محبت تھی اسپر اسکے پہلی بیوی سے بیٹوں کو شکایت تھی کہ باپ ہم سے زیادہ یوسف سے محبت کیوں کرتا ہے سو کیوں نہ کوئی چال کھیلیں جو یوسف کو درمیان سے ہٹادیں پھر اپنے ابا کی توجہ کو پاسکیں اس خاطر والد کو کہا کہ آپ یوسف کو ہمارے

ساتھ اجازت دیں وہ بھی بیابان میں مویشیوں کو چراتے وقت ہمارے ساتھ گھومے پھرے کھیل کود کرے باپ نے شروعاتی طور پر انکار کیا اور کئی خدشات کا اظہار بھی کیا آخر کار بیٹوں کی منت سماجت کے بعد اجازت دیدی۔ یوسف کے بھائی جب اسے ویرانے میں لے گئے تو وہاں کسی غیر آباد کنویں میں اسے پھینک دیا اور شام کو یوسف کی قمیص کو جھوٹے خون سے رنگین کر کے باپ کو دکھایا کہ ہم چوپایوں کو سنبھالنے گئے تو پیچھے سے بھیڑیا یوسف کو کھا گیا۔ پیچھے اس ویران کنویں سے ایک تجارتی قافلہ گذرا اور انمیں سے کسی نے پانی نکالنے کیلئے کنویں میں مٹکا اتارا اور یوسف اس مٹکے کو چمٹ پڑا جس کو قافلہ والوں نے نکالکر خوشی ظاہر کی کہ ہم اسے بیچ کر پیسے کمائیں گے پھر وہ اسے مصر لے آئے۔

اس زمانہ میں مصر کے بادشاہوں کا لقب بجاء فرعون کے عزیز ہوا کرتا تھا اتفاق کی بات کہئے کہ مصر کی غلام فروشی منڈی سے عزیز مصر نے یوسف کو خرید کیا کہ وہ اسکی حویلی کے محل میں بطور غلام گردش کام کرے آگے چلکر یوسف نوجوان ہوا اور بادشاہ مصر کی بیوی اس پر عاشق ہوگئی اور بڑی فنکاری سے اسنے یوسف کو دعوت گناہ دی۔

جناب فرعون صاحب! ہمارے دادا یوسف نے رانی کی دعوت گناہ کو ٹھکرا دیا عین اس وقت رانی اور یوسف کی اس کھینچا تانی کے وقت عزیز مصر بھی اپنے محل میں آیا اور دیکھا کہ آگے یوسف اور پیچھے اسکی رانی ہے جسنے پیچھے سے اسکی قمیص بھی کھینچی تھی جو پھٹ بھی چکی تھی عزیز مصر نے شروع میں تو یوسف کو مجرم قرار دیکر سزا دینی چاہی لیکن محل کے داناء راز دوسرے خادم نے عزیز مصر کو کہا کہ یوسف کی قمیص اگر آگے سے پھٹی ہوئی ہوتی تو یوسف کو مجرم قرار دیا جاتا لیکن یہ تو پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے اس لئے یوسف مجرم نہیں یہ جرم تو رانی صاحبہ کا ہے، پھر عزیز مصر نے اپنے رانی کو تو کچھ نہیں کہا لیکن آگے چلکر رانی نے غصہ سے یوسف پر جھوٹا الزام عائد کر کے اسے سزاء قید دلوادی یوسف کی سزاء قید کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تبدیل ہو گیا اور نئے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ سات دبلی پتلی گائیں سات موٹی تازہ گائیوں کو کھا کھپا رہی ہیں عزیز مصر نے ملک مصر کے علماء دانشوروں سے خواب کی تعبیر معلوم کی لیکن کوئی بھی اسکی تعبیر نہیں بتاسکا اسی دوران شاہی محل کے ساقی کو اپنی جیل کی سزا کے زمانہ میں ایک یوسف نامی قیدی ساتھی یاد آیا جس نے جیل میں انکے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی جو سچ ثابت ہوئی تھی اس پر اسنے بادشاہ کو کہا کہ آپ کے خواب کی صحیح تعبیر بھی وہ بتاسکتا ہے اسپر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو جیل سے آزاد کر کے یہاں محل میں لایا

جائے اسپر یوسف نے کہا کہ مجھے جھوٹے الزام میں جیل میں رکھا گیاہے پہلے میرے مقدمہ کا نئے سرے سے فیصلہ کیا جائے جب میں جیل سے نکل کر بادشاہ کے پاس آئوں گا پھر یوسف کے خلاف فریادی سابق عزیز مصر کی رانی جو اسوقت زندہ تھی اسے بلایا گیا اور ماجرا معلوم کی گئی ساتھ میں اسکی سہیلیوں کو بھی یوسف کے کہنے پر ان سے بھی شاہدی لینے کیلئے انکو بھی بلایا گیا جب انہوں نے شاہدی دی کہ یوسف میں ہمیں ذرہ برابر بھی خیانت اور برائی نظر نہ آئی یوسف پاک صاف آدمی ہے انکے بیان کے بعد رانی نے کہا کہ بات اب کھل چکی ہے تو سچ یہ ہے کہ میں مجرم ہوں میں نے یوسف کو دعوت گناہ دی تھی میں جھوٹی اور یوسف سچا ہے۔ اس مقدمہ کے نمٹنے کے بعد یوسف نے عزیز مصر کو اسکے خواب کی تعبیر سنائی عزیز مصر یوسف کی علمیت سے بڑا متاثر ہوا اور اسے شاہی محل میں رہکر مشیر مملکت کی آفر دی جواب میں یوسف نے بادشاہ مصر سے وزارت خزانہ وپئد اوار وغیرہ طلب کی جو اسے دی گئی پھر عزیز مصر کے خواب کے مطابق مصر اور اطراف کے ملکوں میں قحط سالی کا دور آن پڑا تو سارے فلسطین کے لوگ بھی اونٹوں کے قافلے لے جاکر مصر سے غلہ لے آتے تھے جن میں یوسف کے بھائی بھی آئے تھے یوسف نے تو ان کو پہچان لیا تھا لیکن بھائیوں نے یوسف کو نہیں پہچانا یوسف کے بھائیوں نے مطالبہ کیا کہ ہمارا ایک بھائی اور بھی ہے اس کے حصے کا بھی غلہ دیا جائے جس پر یوسف نے کہا کہ ہم غیر حاضر اور غیر موجود کو گنتی میں حصہ دار قبول نہیں کرتے اسکو بھی لے آؤ پھر اسکا حصہ مل سکے گا، دوسرے موقعہ پر وہ اسے بھی لے آئے اور یوسف نے اسے اکیلائی میں بلا کر کہا کہ میں تیرا بھائی یوسف ہوں۔ بعد میں تیسرے پھیرے میں انکو بھی بتایا کہ میں یوسف ہوں جسکو تم نے کنویں میں پھینکا تھا میں آج آپ کے میرے ساتھ ایسے سلوک کو معاف کرتا ہوں۔ اب جاؤ اور ابا یعقوب علیہ اسلام کو بھی لے آؤ!!

اے فرعون اور اسکے درباریو! ہمارے دادا یوسف کا آپکے ملک میں آنا تو ایک معصوم مجبور لاوارث غلام کی حیثیت میں ہوا تھا جس کو غلام فروش تاجروں نے مصر کی بازار میں لاکر بیچا تھا اور آپکے ایک پیشرو حکمران عزیز مصر نے اسے خرید کرکے اپنے محل میں غلام گردش بناکر رکھا اور اسکے دوسرے جاء نشین حکمران نے اسے شریک اقتدار بناکر خزائن مصر کا وزیر بنایا جسکی نسبت سے ہمارے ملک فلسطین کے کئی خاندان یوسف اور یعقوب کو اپنا سمجھ کر ترک وطن کرکے لگاتار مصر آنا شروع ہوئے انکا آنا جائز تھا یا نہیں تھا لیکن تمہاری قوم نے آگے چلکر انکو واپس اپنے ملک

فلسطین بھیجنے اور مصر سے نیکالی دینے کے انہیں اپنا غلام بنالیا جن کو آپنے اپنی کھیتوں میں کارخانوں میں گھروں میں پیٹ گذر کے معاوضہ پر پورے ملک مصر کو گویا کہ انکے لئے جیل خانہ بنا کر رکھا۔

ہم بنی اسرائیلی اپنی موروثی خطہ ءزمین کے مالک ہونے کے باوجود (5-21) چار سؤ سالوں سے آپکی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری نسل کا قارون آپ کی قلمرو میں امیر ترین آدمی ہے ممکن ہے کہ ہماری بنی اسرائیلی عورتیں مصر میں سونے کے زیورات بھی پہنتی ہوں گی لیکن آزادی کی روکھی سوکھی روٹی غلامی کے مرغن طعاموں سے ہزار بار بہتر ہے۔ مجھے ملے ہوئے علم نبوت میں کئپیٹلزم حرام ہے میں آپ سے اپنی قوم کو آزاد کرنے کا مطالبہ کررہاہوں مصر کی سلطنت آپ کو مبارک ہو مجھے اپنی قوم کی آزادی چاہیے ہم انبیاء کی اولاد ہیں میری نبوت میں کوئی قارون نہیں بن سکے گا۔ ہم آزادی کے بعد علم وحی کے اصولوں سیکیولرازم (12-105) نیشلزم (49-13) سوشل ازم کے اصولوں پر نئی دنیا بسانا چاہتے ہیں (41-10)۔ جو ہم ابراہیمی ورثہ سے صدیوں سے مملوں کو بازوں سے لڑاکر انسانی اقدار کی کھیتی اگا کر دنیا کو سبق دیں گے ہم سب آدم ہیں آدم مٹی سے ہے ہم سب مٹی سے ہیں یہ مساوات اور برابری ہم مصر میں آپ کے فرعونی کلچر میں قائم نہیں کرسکیں گے آپ کی بادشاہی آپ کو مبارک۔ ہم صرف اپنی قوم کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم پر تمہارا یہ الزام غلط ہے کہ ہم کوئی آپ کا اقتدار چھینناچاہتے ہیں۔

جناب قارئین! یہ یا کچھ اس قسم کی تقریر تھی جو موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے بلائے ہوئے لوئی جرگہ میں جس کے اندر سرکاری مولویوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تقریر سے پہلے جو اپنی تقریروں میں فرعون کی حاکمیت اور خدائی کی تعریفیں کی اور اس میں زمین آسمان کے قلابے ملاکر فرعون کو رب الاعلیٰ وغیرہ قرار دیا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام پر اپنی تقریروں میں الزامات لگائے کہ موسیٰ کرسی اور اقتدار کا بھوکا ہے وہ فرعونسے اسکا تخت چھیننا چاہتا ہے اور خبر نہیں ان جادوگروں نے کیا کیا اپنی تقریروں میں الزامات لگائے لیکن جناب موسیٰ علیہ السلام کی تقریر نے انکے سارے الزامات کو دھوڈالا۔ پھر تو سرکاری مولوی بھی سمجھ گئے اور وہ بھی فرعون سے پوچھے بغیر جناب موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔